10527 ـ اپنے آپکو سید کہلوانے والے افراد کو زکاۃ دینے کا حکم

سوال

سوال : کیا یہ صحیح ہے کہ سید کو مال یا زکاۃ وغیرہ دینا جائز نہیں ہے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

لوگوں کی یہ فکر اور سوچ ہے کہ کچھ سید اور ولی ایسے ہیں جنہیں اللہ تعالی نے بشریت کے علاوہ کوئی اور خصوصیت بھی دی رکھی ہے، یا پھر انہیں لوگوں سے ہٹ کر کچھ شرف و مرتبہ حاصل ہے، یہ مجوسی سوچ ہے، جسکی ابتداء اور بنیاد اس نظریے پر ہے کہ اللہ تعالی بشریت سے عاری چنیدہ اور خاص لوگوں میں حلول کر جاتا ہے ۔

اہل فارس اپنے بادشاہوں اور سربراہوں جنہیں وہ کسری کا نام دیتے تھے ان کے متعلق یہی اعتقاد رکھتے تھے، کہ یہ روح ایك بادشاہ سے دوسرے بادشاہ اور نسل در نسل منتقل ہوتی رہتی ہے، اور یہ مجوسی نظریہ رافضی شیعوں ۔ جو کہ اصل میں مجوسی تھے ۔ کے ذریعہ مسلمانوں میں پہنچی، اور وہ اس نظریے کو مسلمانوں میں داخل کرنے میں کامیاب ہوگئے، مذکورہ نظریہ یہ ہے کہ اللہ تعالی کچھ لوگوں کو امامت وولایت کا شرف و مرتبہ عنائت فرماتا ہے۔

چنانچہ علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالی عنہ اور ان کے بعد ان کی اولاد کے بارے میں بھی ان رافضیوں کا یہی عقیدہ ہے، انہوں نے اس میں کئی ایك مراتب کا اضافہ بھی کیا ہے، مثلا ان کے ہاں سید، اور آیت کا مرتبہ ہے [کہ فلاں سید ہے، اور فلاں آیت اللہ ہے] اور یہی فکر اور سوچ بعض گمراہ قسم کے صوفی فرقوں میں بھی سرایت کر چکی ہے، چنانچہ ان کے ہاں ابدال اور قطب [سے موسوم]مراتب ہیں ۔

اور ان کا کہنا ہے کہ اس سید یا ولی کو بلند شرف و مرتبہ حاصل ہونے کی وجہ سے ہماری مصلحتوں اور ضروریات کا ہم سے زیادہ علم ہے،اس لئے ہمارے لئے مناسب یہ ہے کہ ہم اپنے معاملات ان کے سپرد کریں، کیونکہ وہ ہم سے افضل اور بہتر ہیں، تو نتیجتا زکاۃ لینے کے زیادہ حقدار وہی ہیں، حالانکہ بلاشك و شبہ یہ کھلی گمراہی ہے۔

اور زکاۃ کی ادائیگی کے سلسلے میں حق وہی ہے جو اللہ اور اسکے رسول نے بیان کردیا، کہ زکاۃ اسی کو ادا کی

جائے گی جسکا ذکر قرآن مجید میں ہے، فرمایا:

إِنَّمَا الصَّدَقَاتُ لِلْفُقَرَاء وَالْمَسَاكِينِ وَالْعَامِلِينَ عَلَيْهَا وَالْمُؤَلَّفَةِ قُلُوبُهُمْ وَفِي الرِّقَابِ وَالْغَارِمِينَ وَفِي سَبِيلِ اللّهِ وَابْنِ السَّبِيلِ فَرِيضَةً مِّنَ اللّهِ وَاللّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ

ترجمہ: زكاة تو صرف فقراء، مساكين، اور [حصول كيلئے] كام كرنے والے، اور تاليف قلب ميں، اور غلام آزاد كرانے ميں، اور قرض داروں كے ليے، اور الله كے راستے ميں، اور مسافروں كے ليے ہے، يہ [مصارف زكاة]الله تعالى كى طرف سے فرض كرده ہيں، اور الله تعالى علم والا اور حكمت والا ہے ۔التوبۃ /60

حنبلی مسلك كے مطابق افضل تو يہى ہے كہ مسلمان شخص اپنے شہر كے جان پہچان والے فقراء و مساكين ميں زكاة خود اپنے ہاتھوں سے تقسيم كرے ، اوراگر ايسا نہ ہو سكے تو پھر وہ زكاة تقسيم كرنے كے ليے ايسے نيک ، صالح ، ديانتدار شخص كو دے جس پر اسے بھروسہ اور اعتماد ہو، كہ وہ پورى كوشش كے ساتھ زكاة تقسيم كرنے كيلئے فقراء و مساكين كو تلاش كرے، اور اُن لوگوں كى طرح نہ كرے جو شخصى ضروريات كو پورا كرنے كيلئے زكاة كا مال استعمال كرتے ہيں۔

اور ان جھوٹے سيدوں كو زكاة دينا باطل مذہب پر ان كى مدد و معاونت ہے، لہذا شرعى طور پر انہيں زكاة دينى جائز نہيں ہے، چاہے اپنے منہ سے مانگ بھى ليں، كيونكہ وہ يہوديوں اور عيسائيوں كى طرح لوگوں كا مال خود ہى ركھ ليتے ہيں جن كے بارہ ميں الله سبحانہ وتعالى كا فرمان ہے:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُواْ إِنَّ كَثِيراً مِّنَ الأَحْبَارِ وَالرُّهْبَانِ لَيَأْكُلُونَ أَمْوَالَ النَّاسِ بِالْبَاطِلِ وَيَصُدُّونَ عَن سَبِيلِ اللّهِ

ترجمہ: اے ايمان والو! يقينا بہت سے يہودى اور نصرانى علماء لوگوں كا مال ناحق اور باطل طريقہ سے كھاتے ہيں، اور الله تعالى كے راستے سے روكتے ہيں ۔التوبۃ /34

والله اعلم .